Dār al-Iftā Ahl al-Sunnah (Da'wat e Islami)

CALLING ANOTHER MUSLIM 'FAITHLESS'

QUESTION:

What do the noble ulamā say regarding this that amongst us occasionally people call one another 'be Imaan' [faithless], will the ruling of disbelief fall upon the one who says this?

ANSWER:

بسم الله الرحمن الرحيم
الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

The manner in which people in our society call someone be Imaan [faithless], the one who makes such a statement in such a manner will not have the ruling of Kufr return upon him. This is because these words are generally not spoken in the meaning of disbeliever, nor is it the purpose of the one who states these words to declare the other person a kāfir. Rather his purpose is to describe the other's treachery, deceit or similar bad traits. Therefore, in this consideration the ruling of Kufr does not return upon the one who says these words.

However to call a Muslim 'be imaan' without any Shar'ī permission is impermissible and a sin and a reason for discretionary punishment according to Islamic Law because in this there is causing of harm and disgracing another's honour which is not permissible.

It is mentioned in hadīth in relation to harming a Muslim without a Shar'ī reason:

"Whosoever harmed a Muslim then he has indeed harmed me and he who has harmed me has indeed tried to harm Allāh."

[al-Mu'jam al-Awsat Volume 4 page 60]

In relation to calling someone 'be imaan' it is mentioned in Bahār e Sharī'at:

"If someone calls another Muslim 'be imaan' he will be given ta'zīr (discretionary punishment), although in the general custom of the people this wording is not used in the meaning of Kāfir rather it is used in the meaning of deceiver and in the use of the word deceiver there is discretionary punishment."

[Bahār e Sharī'at Volume 2 page 409]

It is mentioned in 'Jannati Zewar':

"Calling a Muslim 'be imaan' or saying that upon so and so be the punishment of Allāh, Allāh's Curse, Allah's Anger, may he receive the Fire, to speak in such a way is sinful. Whosoever he says this about if in reality that person is not like that then this curse and punishment will return upon the one who makes such a statement."

[Jannati Zewar page 416]

Yes, if the one who calls a Muslim ‘be imaan’ (kāfir) does so from the perspective of belief then the one who says so without any valid interpretation or genuine reason the ruling of kufr will return upon him. Although in the scenario asked about it is not apparent that it is a situation where ‘be imaan’ is said whilst considering the person a kāfir.

It is mentioned in Sahīh al-Bukhārī and Sahīh al-Muslim, and the wording is for the latter:

“When a man declares his brother a disbeliever then it will return upon one of them.”

[Sahīh Muslim Volume 1 page 57]

الله أعلم عز و جل و رسوله أعلم صلى الله تعالى عليه وآله و سلم

Muftī Abū al-Sālih Muhammad Qāsim al-Qādirī
27th Muharram al-Harām 1440 AH (8th October 2018)
Translated by Mawlana Ibrar Shafi

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرنس نمبر Pin5839 — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — تاریخ 08-10-2018

کسی کو بے ایمان کہنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ہمارے ہاں بعض اوقات لوگ ایک دوسرے کو بے ایمان کہہ دیتے ہیں، تو کیا اس طرح کہنے والے پر حکمِ کفر آئے گا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ہمارے معاشرے میں جس انداز سے کسی کو بے ایمان کہا جاتا ہے، اس طرح کہنے والے پر حکمِ کفر عائد نہیں ہوگا، کیونکہ یہ کلمات عام طور پر کافر کے معنی میں نہیں بولے جاتے اور نہ ہی ان کلمات سے کہنے والے کا مقصد دوسرے کو کافر قرار دینا ہوتا ہے، بلکہ اُس کی خیانت، دھوکہ دہی یا ان جیسی کسی برائی کو بیان کرنا مقصود ہوتا ہے، لہٰذا اس اعتبار سے کہنے والے پر حکمِ کفر عائد نہیں ہوگا، لیکن کسی مسلمان کو بلا اجازتِ شرعی بے ایمان کہنا ناجائز و گناہ اور تعزیر کا سبب ہے کہ اس میں مسلمان کی ایذا اور ہتکِ عزت ہے، جو جائز نہیں۔

بلاوجہ شرعی کسی مسلمان کو ایذا دینے کے متعلق حدیث پاک میں ہے: "من اذی مسلماً فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ" ترجمہ: جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی، اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی، اس نے اللہ کو ایذا دی۔"

(المعجم الاوسط، باب السین، من اسمہ سعید، جلد 4، صفحہ 60، مطبوعہ قاھرہ)

بے ایمان کہنے کے متعلق بہار شریعت میں ہے: "کسی کو بے ایمان کہا، تو تعزیر ہوگی اگرچہ عرفِ عام میں یہ لفظ کافر کے معنی میں نہیں، بلکہ خائن کے معنی میں ہے اور لفظِ خائن میں تعزیر ہے۔" (بہار شریعت، حصہ 9، جلد 2، صفحہ 409، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جنتی زیور میں ہے: "کسی کو بے ایمان کہنا یا یہ کہنا کہ فلاں پر خدا کی مار، خدا کی پھٹکار، خدا کی لعنت، خدا کا غضب پڑے، فلاں کو دوزخ نصیب ہو، **اس طرح سے بولنا گناہ کی بات ہے**، جس کو ایسا کہا، اگر واقعی وہ ایسا نہ ہوا، تو یہ بری لعنت اور پھٹکار لوٹ کر کہنے والے پر پڑے گی۔

(جنتی زیور، صفحہ 416، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ہاں اگر کہنے والا بطورِ اعتقاد کسی مسلمان کو بے ایمان (کافر) کہے، تو کسی تاویل یا وجہِ شبہ یا وجہِ حقیقی کے بغیر کہنے والے پر حکمِ کفر عائد ہوگا اگرچہ صورتِ مسئولہ میں کافر سمجھ کر بے ایمان کہنے کی صورت ظاہراً نہیں پائی جاتی۔ جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم شریف میں ہے: واللفظ للثانی: "اذا اکفر الرجل اخاہ فقد باء بھا احدھما" ترجمہ: جب کسی نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کافر کہا، تو یہ کفر دونوں میں سے کسی ایک پر لوٹے گا۔"

(الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، جلد 1، صفحہ 57، مطبوعہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم قادری

27 محرم الحرام 1440ھ/08 اکتوبر 2018ء

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیر اہلِ سنت کا مدنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مدنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج darulIftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زکوۃ کس مہینے میں ادا کریں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا زکوۃ رجب المرجب کے مہینے میں دینا ضروری ہے یا رمضان میں دینی چاہئے؟ سائل: گلستان انجم (چکوال)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

زکوۃ کا تعلق رمضان شریف یا رجب المرجب سے نہیں بلکہ زکوٰۃ کی ادائیگی سال پورا ہونے پر فرض ہوتی ہے یعنی جب آپ صاحبِ نصاب ہوئے اور پھر آپ کے نصاب پر سال گزرا تو اب زکوٰۃ فرض ہو گی چاہے وہ کوئی سا بھی مہینا ہو تاخیر جائز نہیں گناہ ہے، مثلاً کوئی شخص شوال المکرم کی پانچ تاریخ کو صبح دس بجے صاحبِ نصاب ہوا اور پھر اگلے سال اسی مہینے، اسی تاریخ پر صاحبِ نصاب ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ لہٰذا اب اسی وقت زکوٰۃ نکالنا فرض ہے تاخیر کرنے والا گنہگار ہو گا۔ اسی طرح اگر صاحبِ نصاب رجب میں ہوا یا رمضان میں تو اسی کا اعتبار کیا جائے گا۔ البتہ اس مہینے کے آنے سے پہلے اگر زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو اس میں حرج نہیں جیسے شوال المکرم میں جس پر زکوٰۃ نکالنا فرض ہے وہ اگر رمضان میں دینا چاہے تو درست ہے بلکہ رمضان میں فرض پر عمل کرنے والے کو ستّر گنا بڑھا کر ثواب دیا جاتا ہے اس لئے سال پورا ہونے سے پہلے اگر کوئی رمضان میں ادا کرے تاکہ زیادہ ثواب حاصل کرے تو اچھی بات ہے لیکن اگر کسی کا سال رجب یا شعبان میں پورا ہو رہا ہو اور وہ یہ سوچے کہ ایک دو مہینے بعد رمضان آنے والا ہے میں اس میں دوں گا تو ایسا کرنا جائز نہیں بلکہ فوراً سال پورا ہوتے ہی زکوٰۃ ادا کرنی ہو گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
ابو حذیفہ محمد شفیق العطاری المدنی	مفتی ابو الحسن فضیل رضا العطاری